40251- جب کسی عورت سے شادی کرلی جائے تو وہ عورت اس شخص کے باپ پر ابدی حرام ہوجاتی ہے

سوال

کیا فوت شدہ بیٹے کی بیوی جس سے دخول اور رخصتی نہ ہوئی تھی ابدی حرام عورتوں میں شامل ہوتی ہے، یا کہ وقتی طور پر حرام ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرلے
تو یہ عورت صرف عقد نکاح سے ہی اس شخص کے والد پر حرام ہوجائیگی، چاہے رخصتی اور
دخول نہ بھی ہوا ہو، اور چاہے بیٹا فوت ہوجائے یا اسے طلاق دے دے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے محرم عورتوں
کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں
} النساء (23).

اور حلیلۃ الابن بیٹے کی بیوی کو کہا
جاتا ہے، اسے یہی نام دیا گیا ہے کیونکہ وہ اس کے لیے حلال ہوتی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب کوئی شخص کسی عورت سے عقد نکاح
کرلے تو وہ عورت صرف عقد نکاح کی بنا پر اس شخص کے والد کے لیے حرام ہوجائیگی،
کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں
} النساء (23).

اور یہ عورت اس کے بیٹے کی بیوی میں
شامل ہوتی ہے ... الحمد للہ اس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا " اھ کچھ کمی و
بیشی کے ساتھ.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (524/9
).

اور "احکام القرآن "میں ابن العربی
کہتے ہیں :

"ہر وہ شرمگاہ جو بیٹے کے لیے حلال
ہوئی وہ ہمیشہ کے لیے والد پر حرام ہوجائیگی "اھ

اور کتاب الام میں امام شافعی کہتے
ہیں :

"اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں
}.

چنانچہ جس عورت سے بھی آدمی نے نکاح
کرلیا تو وہ عورت اس شخص کے باپ پر حرام ہوجائیگی، چاہے بیٹے نے اس سے دخول کیا
ہو یا دخول نہ کیا ہو.

اور اسی طرح اس شخص والد اور والدہ
کی جانب سے سب آباء واجداد پر حرام ہوجائیگی، کیونکہ ابوہ یعنی باپ ہونا ان سب کو
اکٹھا کرتا ہے "اھ

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے
درج ذیل سوال کیا گیا :

اگر بیٹے نے کسی عورت سے نکاح کیا
اور دخول کیے بغیر اسے طلاق دے تو توکیا باپ اس سے شادی کرسکتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"جب بیٹا کسی عورت سے عقد نکاح کر
لے تو وہ عورت اس کے آباء واجداد پر ابدی حرام ہوجاتی ہے چاہے وہ نسبی ہوں یا

رضاعت سے، اوراگرچہ دخول اور خلوت نہ بھی ہوئی ہو اس کی دلیل محرم عورتوں کے بارہ
میں اللہ عزوجل کا عمومی فرمان ہے. جس میں ارشاد باری تعالی ہے :

{اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں
}. اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (209/18).

اور کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا
گیا :

آپ ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہیں
جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اسے طلاق دے دی اور اس کی عدت بھی ختم ہوگئی، کیا
یہ عورت اس شخص کے نانے یا دادے کے حلال ہوگی اور اگر حرام ہے تو اس کی دلیل کیا
ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"جس عورت سے نسبی یا رضاعت کے
بیٹے یا پوتے یا نواسے نے نکاح کیا ہو اس عورت سے اس شخص کے باپ یا دادے اور نانے
کا نکاح کرنا جائز نہیں.

اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے :

{اور تمہارے سگے اور صلبی بیٹوں کی
بیویاں }.

اس لیے جب کوئی شخص کسی عورت کو طلاق
دے دے یا فوت ہوجائے تو اس کی بیوی سے اس کے دادے یا نانے کے لیے نکاح کرنا حلال
نہیں، کیونکہ ماں اور باپ دونوں کی طرف آباء واجداد اس حکم میں برابر ہیں اور اس
کی دلیل مندرجہ بالا آیت کا عموم ہے" اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (210/18).

واللہ اعلم.